السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوائے خدا آنخضرت صلعم کےلیے یا اور کسی نبی یا ولی وغیرہ کےلیے علم غیب اور ہر جگہ حاضر ناظر ہوناثابت ہے یا نہیں؟ اور درصورت نہ ہونے کے باوجود جو شخص سوا خدا کے کسی نبی یا ولی وغیرہ کےلیے علم غیب اور ہر جگہ حاضر ناظر ہوناثابت کرے ازروئے قرآن وحدیث کے اس پر کا ی حکم ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم غیب اور حضوری ہر جا کی مخصوص ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے، سوائے اس کے اور کسی میں "خواہ نبی ہوں یا ولی' یہ وصف حاصل نہیں۔ اور جو اعتقاد ان چیزوں کا ساتھ غیر خدا تعالیٰ کے رکھے وہ مشرک ہے۔ حق تعالیٰ سورہ انعام میں فرماتا ہے

وعندہ مفاتح الغیب لایعلمها الاهو ۔۔۔ یعنی اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ نہیں جانتا ان کو مگر وہی

اور سورہ نمل میں فرمایا: قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا یَشْعُرُونَ أَیَّانَ یُبْعَثُونَ یعنی کہو نہیں جانتے لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں غیب کو مگر اللہ اور نہیں خبر رکھتے کہ کب اٹھائے جاویں گے۔

علامہ محمد بن محمد فتاوی بزاریہ میں فرماتے ہیں: من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفّر انتہی

علامہ سعد الدین شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں: فبالجمل العلم بالغیب امر تفرد بہ اللہ سبحانہ لاسبیل اللہ للعباد انتہی

مولانا قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الاما علمهم اللہ احیانا' وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضة قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الااللہ انتہی

اور اسی علامہ بیری نے حاشیہ شرح اشباة والنظائر میں تصریح کی ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص159

محدث فتویٰ